بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم:۔ اتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۔ ۵ وفا ۱۳۴۹ ۔ ۵ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۵۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرنا ضروری ہے

اگر اسکی راہ میں مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرنا چاہیئے

"یہ بھی یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دُکھ درد اور مصیبت کو اُٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اُٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی مر گیا وہ نفاق کے شعبہ میں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنا دنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے۔ پھر یہ کیسا گراں مرحلہ ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دُنیا کی حیات کو عزیز سمجھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان خواہ مخواہ لڑائیاں کرتا پھرے بلکہ اس سے یہ مُراد ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام اور اوامر کو اس کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرے اور پھر اپنے دل میں غور کرے کہ کیا وہ دنیا کی زندگی کو پسند کرتا ہے یا آخرت کو۔ اور خدا کی راہ میں اگر اس پر مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو وہ ایک لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرے اور اگر جان بھی دینی پڑے تو تردد نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۳، ۸۴)

اخبارِ احمدیہ

ایبٹ آباد ۳ وفا (بذریعہ فون)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضور کی طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے اور طبیعت میں کسی قدر گھبراہٹ بھی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

۳ وفا کو حضور نے نمازِ جمعہ اپنی قیام گاہ پر پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم کو اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کا گرویدہ بنا کر انہیں عشقِ الٰہی اور عشقِ رسولؐ کے وصف سے متصف کیا جائے۔ اس ضمن میں جماعتِ احمدیہ پر جو عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں حضور نے ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

ایبٹ آباد کے مقامی احباب کے علاوہ ہری پور، ہزارہ، بالاکوٹ، اسلام آباد، راولپنڈی اور بعض دیگر مقامات کے احباب نے کثیر تعداد میں ایبٹ آباد پہنچ پر حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نماز کے بعد حضور نے جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

← ربوہ ۳ وفا۔ کل یہاں نمازِ جمعہ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ پڑھتے ہوئے جہاد بالقرآن (جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جہادِ کبیر قرار دیا ہے) کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں آپ نے بشاشتِ قلب کے ساتھ مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے پر زور دیا اور علی الخصوص احباب کو نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک نہایت اہم تحریک

ڈاکٹرز اور اساتذہ کے لئے خدمت کا نادر موقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق سرزمینِ بلالیؓ کے باشندوں کی خدمت کے لئے ایک اہم پروگرام تجویز کیا ہے جس کے تحت سیلتہ سنٹرز اور سکول نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون میں کھولے جائیں گے۔

اس پروگرام کے لئے مالی قربانی (نصرت جہاں ریزرو فنڈ) میں احباب جماعت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ عملی طور پر کام کو چلانے کے لئے کم از کم تیس ڈاکٹروں اور اسی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے جس کی تحریک حضور نے اپنے خطبہ جمعہ ۲۶ جون ۱۹۷۰ء میں فرمائی ہے۔ پس ہمارے ڈاکٹروں (کم از کم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) اور اساتذہ (کم از کم بی۔ اے، بی ایڈ) کے لئے خدمتِ دین کا یہ نادر موقع ہے اور ہم خرما و ہم ثواب والا معاملہ ہے۔ آئیے اور جلد اپنی خدمات کو امامِ وقت کے سامنے پیش کیجئے تا عملی طور پر کام جلد شروع ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری ریلیف فارورڈ پروگرام معرفت وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ وفا ۱۳۴۹ ہش

اسلام اور سیاست

(۳)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں اپنی سنّت کو جو تجدید و احیائے دین سے تعلق رکھتی ہے اِس طرح واضح فرمایا کہ

انّا نحن نزّلنا الذکر و انّا لہٗ لحافظون

یعنی ہمیں نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے لئے ہدایت نامہ کے طور پر نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے صرف ہدایت نامہ نازل کر کے بس نہیں کر دی بلکہ ساتھ ہی اپنا فرستادہ بھی نازل فرمایا ہے جس نے "ذکر" پر عمل کر کے صحابہ کرامؓ کے سامنے پیش کیا۔

یہ بات ہر معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب اصل نور جس کے عکس سے ماحول روشن ہوتا ہے ماحول سے دُور ہٹتا جائے تو ماحول بھی روشن نہیں رہتا اور بعض دفعہ اتنی تاریکی چھا جاتی ہے کہ

ظھر الفساد فی البرّ والبحر

یعنی "برّ و بحر میں فساد سر اُٹھا لیتا ہے" کا عالم دُنیا پر چھا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آج مسلمان کی سیاست دین سے کیوں جدا ہو گئی ہے اور مسلمانوں کی سیاست کا اللہ تعالےٰ سے تعلق کیوں کمزور ہو گیا ہے۔ اس کی صاف وجہ یہ ہے کہ اس زمانے کے مسلمان شمعِ رسالت سے بہت دُور ہو چکے ہیں ان کی پوزیشن وہ نہیں رہی جو صحابہ کرامؓ کی رہی ہے۔ اِس لئے نہ تو کلام اللہ اور نہ اسوہ رسول اللہ اثر انداز ہوتا ہے۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی ہے اور وہی عالم ہو گیا ہے جس کا قرآن کریم نے یوں نقشہ کھینچا ہے

ظھر الفساد فی البرّ والبحر

یہی وجہ ہے کہ ان مسلمانوں کی تحریکیں بھی جو خلوص دلی سے احیائے دین چاہتے ہیں ناکام ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی سیاست سے دین الگ ہو چکا ہے اور چنگیزی ہی باقی رہ گئی ہے یہی وجہ ہے کہ آج کے مسلمان کی سیاست نری سیاست رہ گئی ہے اسلام ختم ہو چکا ہے اور وہ سرگرمیاں جو اسلام کے نام پر کی جاتی ہیں کامیاب نہیں ہو رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان کی سیاست آج محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی سیاست نہیں رہی بلکہ

میکیاویلی ۔ گوبلز اور لینن

کی سیاست بن کر رہ گئی ہے ۔ (باقی)

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج نیو کیمپس شعبہ فزکس کی لائبریری میں ایک آسامی خالی ہے جس کا گریڈ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰/۱۰-۳۵۰ روپے ہے۔ اس آسامی کے لئے گریجوایٹ بی۔اے، بی۔ایس سی درخواست دے سکتے ہیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ (ربوہ)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

جُرم و سزا

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا التَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ"

(بخاری کتاب الدیات۔ باب قول اللہ و من احیاھا صفحہ ۱۰۰۵)

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے سے لڑنے لگیں ان میں سے کوئی قتل ہو جائے تو قاتل و مقتول دونوں آگ میں جائیں گے ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اس قاتل کو تو آگ میں جانا چاہیئے لیکن مقتول کیوں آگ میں جائے۔ آپؐ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے مدِّمقابل کے قتل کا آرزومند تھا۔

قطعات

چمن میں ایک گُل ہوں ناشگفتہ
تری موجِ نفس کا منتظر ہوں
ابھی بے کیف ہوں نورِ سحر سے
تری شبنم کے رس کا منتظر ہوں

کبھی سوزِ جدائی میں بہت دُور
سرِ عرشِ بریں پاتا ہوں تجھ کو
کبھی سرشاریٔ عشق و جنوں میں
رگِ جاں سے قریں پاتا ہوں تجھ کو

جوانوں کو محبّت کی نظر دے
گدازِ نیم شب، آہِ سحر دے
یہ بیگانہ ہیں سرِّ زندگی سے
جنونِ عشق کی ان کو خبر دے

سعید احمد اعجاز

ایبٹ آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

سفر مغربی افریقہ کے متعلق حضور کے ایمان افروز تاثرات

ایبٹ آباد۔ ۲۹ر احسان۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل مورخہ ۲۸ر احسان دن بھر آسمان ابر آلود رہا۔ دوپہر کے وقت ہلکی بارش ہو جانے سے موسم خوشگوار ہو گیا۔ اردگرد کے پہاڑ جن پر گرد پڑی ہوئی تھی صاف نظر آنے لگے۔ اس سے پہلے کئی دنوں سے خلافِ معمول یہاں بھی بہت گرمی محسوس کی جا رہی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی موسم میں ایک خوشگوار تبدیلی رونما ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس روز مقامی جماعت کے دوستوں کے علاوہ اسلام آباد اور راولپنڈی کے بعض احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھانے کے بعد حضور ایک گھنٹہ تک احباب میں تشریف فرما رہے اور اپنے ملفوظات اور مواعظِ حسنہ سے انہیں مستفید فرمایا۔

مغربی افریقہ کے حالیہ دورہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مغربی افریقہ میں گو عیسائیت کا بڑا زور ہے اور یہ وہاں صدیوں سے اشاعت پذیر ہے بایں ہمہ اس کا وہاں کے معاشرہ پر کوئی خاص اثر نہیں مثلاً عیسائی ہو جانے کے باوجود بھی لوگ بعض بڑی ہی گھناؤنی اور ظالمانہ قسم کی رسومات پر عمل پیرا ہیں۔ مگر ہمارے خدا کے فضل سے لاکھوں احمدی ہیں اور وہ رسومات کو ترک کر چکے ہیں۔

ایک دوست نے عرض کیا حضور! افریقن لوگوں کی معاشی حالت کیسی ہے؟ فرمایا۔ جہاں تک میں نے مشاہدہ کیا ہے وہاں کے لوگوں کی معاشی حالت اس لحاظ سے اچھی ہے کہ انہیں تنگی کا احساس نہیں ہے، دوسرے ان کی زندگی بڑی حد تک سادہ ہے۔ ہماری ایک احمدی بہن ہے جس نے پندرہ ہزار پونڈ کے زرِ کثیر سے احمدیہ مسجد تعمیر کروائی ہے اور جس کا میں نے افتتاح کیا ہے ظاہر ہے وہ بڑی صاحبِ حیثیت ہے مگر اس کے باوجود اس کی سادگی کا یہ حال ہے کہ وہ خود بھی اپنے نوکروں کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی قسم کا کھانا کھاتی تھی۔

افریقن بھائیوں کے لباس کے متعلق آپ نے فرمایا۔ مردوں کو مختلف پھولدار اور شوخ رنگ کے جُبّے پہننے کا بہت شوق ہے۔ عورتیں اپنے سروں پر درمیانے سائز کا پگڑی نما کپڑا باندھتی ہیں۔ مرد بالعموم مختلف قسم کی ٹوپیاں پہنتے ہیں جن میں سے جناح کیپ بہت مقبول ہے۔ سیرالیون کے گورنر جب ہماری طرف سے دی جانے والی دعوت میں شریک ہوئے تو وہ جناح کیپ پہنے ہوئے تھے۔ ہمارے دو سکولوں میں بھی جناح کیپ یونیفارم کا ایک حصہ ہے۔

حضور نے فرمایا ڈنمارک کی مسجد "نصرت جہاں" کے افتتاح کے موقعہ پر میں نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی

"وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝"

(الجن آیت ۱۹)

یعنی مسجدوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے ہم تو ان کے کسٹوڈین ہیں اور بس۔ ان کے دروازے ہر موحد کے لئے کھلے ہیں۔ چنانچہ اس کا عملی مظاہرہ سب سے پہلے دنیائے اسلام کی بزرگ تر اور مقدس تر مسجد یعنی مسجد نبوی میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ نے نجران کے عیسائیوں کے ایک وفد کو مسجد کے اندر اپنی عبادت بجالانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضور نے فرمایا۔ اس آیہ کریمہ کا یہ اثر ہوا کہ عیسائی مدعوین بے اختیار ہماری اجتماعی دعا اور پھر بعض نمازیں بھی شامل ہو گئے اور اب تک ہزاروں عیسائی وہاں آ کر باقاعدہ نماز پڑھ چکے ہیں۔

فرمایا۔ یہ قرآن کریم کی شان ہے ضروریاتِ زندگی کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جسے اس نے حل نہ کیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عیسائیوں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ آپ خود مانتے ہیں کہ تورات اور انجیل الہامی کتب ہیں پھر ان کی موجودگی میں قرآن کریم کی کیا ضرورت ہے۔ آپؑ نے یہ جواب دیا تھا کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ تمہاری مذہبی کتب اگر اپنی اصلی شکل میں بھی ہوتیں (اب تو ان میں تحریف و تبدیلی ہو چکی ہے) پھر بھی قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ آپؑ نے عیسائیوں کو یہ چیلنج دیا کہ سورہ فاتحہ میں جو اسرارِ روحانیہ پائے جاتے ہیں اگر تمہاری ساری کی ساری کتب میں وہ اسرار یا ان سے ملتے جلتے پائے جاتے ہوں تو ہم سمجھیں گے کہ پھر قرآن کریم کی واقعی ضرورت نہیں تھی لیکن اگر تمہاری کتب صرف سورہ فاتحہ کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتیں تو سارے قرآن عظیم کا مقابلہ کیسے کریں گی۔ میں نے بھی ڈنمارک میں اس چیلنج کو دُہرایا تھا مگر کسی کو مقابلے پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

حضور نے فرمایا۔ چند سال ہوئے ایک عیسائی بشپ افریقہ کے ایک ملک میں ۲۵ سال تک عیسائیت کا پرچار کرتا رہا جب وہ ریٹائر ہو کر واپس جانے لگا تو بے تکلفی میں ہمارے مبلغ کے سامنے وہ اپنی اس حسرت کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکا کہ نصف صدی سے زائد عرصہ میں وہ صرف ایک آدمی کو عیسائی بنا سکا جس کے متعلق وہ حتمی طور پر کہہ سکتا تھا کہ وہ دل سے عیسائی ہے باقی بہت سارے نے عیسائیت کا لیبل لگا لیا ہے۔ کسی نے دودھ کی خاطر، کسی نے تعلیم کی خاطر اور کسی نے کپڑوں کی خاطر مگر دل سے عیسائی نہیں۔ ہمارے مبلغ اس سے کہنے لگے ہم تو عیسائیوں میں سے بھی اور مشرکوں میں سے بھی ہزاروں افراد کو حلقہ بگوشِ اسلام کر چکے ہیں جن کا زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پیار کا سلوک کرتا ہے اور انہیں بشارتوں سے نوازتا ہے۔

افریقہ میں اسلامی خدمات کے حلقہ کو وسیع تر کرنے کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔ میں نے الٰہی منشاء کے ماتحت ایک نئی سکیم (نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے نام سے) جاری کی ہے۔ جس کے ذریعہ وہاں انشاء اللہ کئی نئے ہائی سکول اور ہسپتال کھولے جائیں گے اور ان سے جو آمد ہو گی وہ بھی انہی ملکوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے خرچ کی جائے گی۔

فرمایا۔ مغربی افریقہ میں ہمارے کئی ہیلتھ سنٹر پہلے سے قائم ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مقبول ہیں۔ اگرچہ شافی تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مگر وہ اپنے فضل سے بعض انسانوں کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا رکھ دیتا ہے۔ فرمایا یہ دنیا تو ایک پردہ ہے جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی صفات کارفرما ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ سمجھنا غلط ہے کہ سورج کی اپنی روشنی ہے یہ تو دراصل اللہ تعالیٰ کا نور چمک رہا ہے البتہ سورج کو اس نے اپنی روشنی کے اظہار کے لئے ایک پردہ بنا دیا ہے۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا یہی جلوہ سپین میں بھی نظر آتا ہے۔ شروع میں سات ہزار مجاہدینِ اسلام سپین میں اُترے جنہوں نے اپنی کشتیوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ پھر پانچ ہزار کی اور کمک مل جانے سے ان کی کل تعداد بارہ ہزار ہو گئی۔ ان کا مقابلہ ایک ایسی قوم کے ساتھ تھا جس کے پاس کئی لاکھ فوج تھی مگر انہیں اپنی تلواروں اور نیزوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آ رہی تھی اور یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور فتح عطا کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ مٹھی بھر مجاہدین اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سہارے اسلامی پرچم لہراتے ہوئے سارے سپین پر چھا گئے۔ مگر جس وقت انہوں نے اپنے قادر و توانا خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا اور مذہبی رہنماؤں کی آپس کی سر پھٹول اور تکفیر بازی شروع ہو گئی تو نہ مسلمانوں کی عددی طاقت کارگر رہی اور نہ ان کا مال و دولت ہی ان کے کام آیا۔ جب چند ہزار تھے تو جیت گئے مگر جب ان کے پاس لاکھوں کی فوج تھی تو شکست کھا گئے۔ اور شکست بھی ایسی کھائی کہ ان کی سات سو سالہ حکومت کا نام و نشان تک مٹ گیا۔

(یوسف سلیم ایم۔اے)

صاحب استطاعت احباب الفضل خود خرید کر پڑھیں!

شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ میں

مسلمانوں کے لئے ایک اہم سبق

(مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نوابشاہ)

حق و باطل کی معرکہ آرائی روزِ اوّل سے جاری ہے۔ ہر زمانہ میں ظلم و جور اور جبر و استبداد کا مقابلہ حق سے ہوتا رہا۔ لیکن تاریخِ عالم گواہ ہے کہ حق کا ہمیشہ بول بالا ہوا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ کئی مقدس انسان اس قربان گاہ کی نذر ہوئے جو حق و صداقت کی اہم گزرگاہ ہے۔ آبلہ پا دیوانے وصلِ محبوب کی خاطر آتشِ عشق میں کود پڑے اور خالقِ حقیقی کی آغوشِ محبت میں ابدی قرار و سکون حاصل کیا

اسلام کی نشأۃِ اولیٰ کے دور میں اسلام کے ایک بطلِ جلیل سیدنا امام حسین رضؓ نے اپنے رفقاء کے ساتھ اسی مقدس سنّت کا احیاء کیا اور اپنے خون سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی اور اسلام کو ایک عظیم الشان تازگی اور سرسبزی عطا فرمائی انہوں نے اپنی جان کا فدیہ دے کر اسلام کو زندہ کیا۔ باطل کے منصوبے مٹ گئے اور شیطان کی آرزوئیں شرمندۂ تعبیر نہ ہوئیں اور اس کے ناپاک ارادے ھباً منثوراً ہو گئے۔ انہی پاک وجودوں کے بارہ میں ارشادِ ربانی ہے:-

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

(سورہ آل عمران آیت ۱۷۰)

اور تم یہ خیال کرو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جامِ شہادت نوش کرنے والے مُردہ ہیں۔ نہیں، بلکہ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں اور انہیں اپنے ربِ جلیل کی طرف سے محبت اور خوشنودی کے تحفے دیئے جاتے ہیں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا وہ عظیم الشان کردار جو آپ نے کربلا کی سرزمین میں دکھایا حقیقتِ اسلام کا مظہرِ اتم ہے۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

اسلام کا ظاہری اور باطنی مفہوم حضرت امام حسین رضؓ کے وجود میں متحقق نظر آتا ہے۔

حقیقتِ اسلام کیا ہے؟ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے اور اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کیلئے اور اس کی خوشنودی کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اس طرح کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق و محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷-۵۸)

پھر فرمایا:-

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کرنا۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۲۰)

یہی وہ حقیقتِ اسلام تھی جو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مبارک وجود میں پوری شان سے ظاہر ہوئی۔ حضرت امام حسین رضؓ کی شہادت ہمیں اسی طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم اپنے تئیں اسلام کی حسین تصویر بنائیں اور محبوبِ حقیقی کی مرضی پر اپنی سب مرضیات کو قربان کر دیں اور اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کی خاطر بے دریغ جانیں بھی پیش کر دیں۔

حضرت امام حسین رضؓ نے اپنی جان کی بازی لگا کر اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی بچالی کربلا کے میدان میں یہ مقدس قربانی کیوں دی گئی؟ اسلئے کہ آپ نے ایک بھاری غلطی سے اُمّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانے کی ٹھان لی تھی۔ یزید نے حضرت امام حسین رضؓ جیسی مقدس ہستی کی مظلومانہ شہادت کا راستہ کھولا۔ سرزمینِ کربلا کی ریت کے ذرّے تو ان معصوموں کے خون سے سرخ ہوئے مگر اس خطرناک بدعت کو پنپنے نہ دیا گیا اور آنے والی نسلوں نے اس سبق کو یاد رکھا۔ حقیقی مفلح آپ تھے جن کا نام زندۂ جاوید ہوا اور جن کی محبت مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی اور جن کا جذبہ خونِ مسلم میں ہمیشہ حدت پیدا کرنے کا موجب بنا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"حضرت امام حسین رضؓ یزید کے مقابلہ میں شہید ہوئے مگر کیا یزید کا نام بھی اب کوئی لیتا ہے۔ جس مقصد کے لئے امام حسین رضؓ کھڑے ہوئے آخر وہی کامیاب ہوا اور دنیا نے اسلامی نظام کا اسی تشریح کو قبول کیا جس کے لئے حضرت امام حسین رضؓ کھڑے ہوئے۔ یزید کے مقصد کی تو آج ایک مسلمان بھی تائید نہیں کرتا..... اگر حضرت امام حسین رضؓ کربلا کے میدان میں جان نہ دیتے تو مسلمانوں کو شاید اسلامی نظام کی اہمیت کا اس قدر احساس نہ ہوتا جس قدر کہ ان کی شہادت کی وجہ سے ہوا۔ اس شہادت نے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی تعلیم کے احیاء کے لئے گویا ایک آگ لگا دی اور اسلام کے علماء نے اس تعلیم کو ہمیشہ کے لئے روشن کر دیا۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۱۴۸-۱۴۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ حضرت امام حسین رضؓ کی یہ عظیم قربانی اعلیٰ ثمرات پر منتج ہوئی اور اس پاکیزہ اسوہ کو اختیار کر کے سینکڑوں اولیاء اللہ اور بزرگانِ اُمّت نے اس مقدس فرض کو ادا کیا اور اُمّتِ مسلمہ کے ہر فرد کے دل میں آپ کی محبت موجزن ہوئی۔ اسلامی تعلیم کے احیاء کے لئے وہ شمع فروزاں رہی جو کربلا کی سرزمین میں روشن کی گئی تھی۔ ان اعلیٰ نتائج اور ثمراتِ حسنہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے قول کی صداقت آپؑ کے وجود سے ظاہر ہوئی۔

آج شہیدِ کربلا کی قربانی کے سمجھنے اور سبق حاصل کرنے کا ایک اہم وقت ہے۔ غلبۂ اسلام اور دینِ متین کی نشأۃِ ثانیہ کیلئے ہمیں وہی مبارک سنّت اختیار کرنی چاہیئے جو آپ کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھیگا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ ہمارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۵-۱۶)

پس ہمیں چاہیئے کہ اسلام کے غلبہ اور احیاء کیلئے خدائے قدوس کے حضور ہر نوع کی قربانیاں پیش کریں اور شہیدِ کربلا کے مبارک طریق کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں تاکہ اسلام کا غلبہ ہو اور سیّد الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت تمام دنیا پر قائم ہو جائے، آمین۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ بیگم شفیع صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

از محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ایم اے

میری والدہ محترمہ بیگم شفیع صاحبہ مرحومہ مدیرہ اخبار دستکاری لاہور مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح پونے چھ بجے لاہور میں بعمر ۷۱ سال وفات پاگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی نعش بذریعہ ایمبولنس ربوہ لائی گئی۔ جہاں آپ کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ عصر کے وقت آپ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ بعد تیاری قبر مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا فرمائی۔

والدہ صاحبہ مرحومہ کا نام قریشہ سلطان بیگم تھا۔ آپ دسمبر ۱۸۹۹ء میں یوپی کے ایک معزز گھرانے خان بہادر ڈپٹی غلام نبی صاحب قریشی کے صاحبزادے خان بہادر سجاد نبی صاحب کے ہاں میرٹھ میں پیدا ہوئیں۔ امی جان کے والد انگریزی حکومت میں تحصیلدار اور پھر منصف رہے۔ اور دادا ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے سے تبدیل ہو کر ریاست بہاولپور کے وزیر اعظم کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔

شادی اور قبول احمدیت

۱۹۱۵ء میں آپ کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رشتے کے بھانجے الحاج حافظ ڈاکٹر سید شفیع احمد محقق دہلوی مرحوم سے ہوئی۔ احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی۔ تکفیر کے فتوے لگائے جا رہے تھے۔ مرحومہ نے ماحول و خاندان کے زیر اثر احمدیت کی شروع میں مخالفت کی پھر والد صاحب مرحوم کا ان پر گہرا اثر ہوا۔ امی جان مرحومہ کا بڑا اکثر اور متعصب قسم کا خاندان تھا۔ رشتے داروں نے ہر چند کوشش کی کہ یہ رشتہ توڑ دیا جائے اور مرحومہ کو گھر بٹھا لیا جائے لیکن مرحومہ اس پر راضی نہ ہوئیں۔

(میرے والد مرحوم کے تبلیغی ناول مرزائی میں زیادہ تر اپنا ہی قصہ ناول کے رنگ میں لکھا ہے) نامو شتی سے احمدیت کا مطالعہ و مشاہدہ کرتی رہیں۔ اس دوران ان کے خاندان کے متعدد افراد نے نکاح کا فتوے لائے اور مرحومہ کو دکھایا جب مرحومہ نے نہ مانا تو والد صاحب مرحوم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ تاکہ اس طرح ان کی لڑکی بیوہ ہو کر خاندان میں واپس آجائے۔ لیکن یہ سب منصوبے ناکام رہے اور مرحومہ ۱۹۱۹ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر شرح صدر کے ساتھ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئیں اور پھر اس وقت سے ہی دینی خدمات بجا لانی شروع کر دیں۔ جو وفات تک جاری رہیں۔

دینی خدمات

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد برلن کی تعمیر کے لئے چندے کی تحریک کی اور اس کا خرچہ احمدی عورتوں پر ڈالا۔ تو والدہ صاحبہ نے پہلی آواز پر اپنا سونے کا پنجہ لڑا اتار کر چندے میں دیدیا (اس واقعہ کی تفصیل حضرت ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا تاریخ لجنہ میں یوں تحریر فرماتی ہیں) برلن کے چندے کی تحریک کے لئے عورتوں کا ایک اجلاس دہلی میں ہوا۔ جس میں آپ نے مستورات سے کہا کہ یہ ہمارے زیورات اگر ہماری جسمانی سجاوٹ کی بجائے اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کے کام آئیں اور ہماری آخرت کی سجاوٹ کا باعث ہوں تو ہمارے لئے زیادہ باعث آرام اور خوشی ہیں۔ مستورات پر اس کا بڑا گہرا اثر ہوا اور تقریباً تمام مستورات نے اپنے بیش قیمت زیورات چندہ تعمیر مسجد برلن میں دے دیئے۔ آپ جب چندے کی تحریک کرتیں تو سب سے پہلے اپنا چندہ پیش کر دیتیں فرمایا کرتی تھیں کہ نمونے کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

۱۹۶۸ء میں جلسہ سالانہ پر حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے تحریک خاص فرمائی۔ تو والدہ صاحبہ نے فوراً اپنے ہاتھ سے سونے کی چوڑی اتار کر سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور کے سپرد کر دی۔

وصیت کا چندہ جلد از جلد ادا کرنے کی فکر رہتی تھی جیسے ہی مہینے کا خرچ ہاتھ میں آیا۔ سب سے پہلے وصیت کا چندہ ادا کر دیا کرتی تھیں اور ہمیں بھی یہی نصیحت کرتیں کہ اگر سب سے پہلے چندہ نہ نکالو گے تو تنخواہ میں برکت نہیں پڑے گی یہ تو خدا تعالیٰ کے ساتھ سودا ہے ایک دو گے تو سات سو لو گے۔ فقیروں سائلوں ضرورت مندوں دور کے غریب رشتہ داروں اور نوکروں وغیرہ سب کو موقع بے موقع دیتی رہتی تھیں۔ نقدی کی صورت میں بھی اور جنس کی صورت میں بھی۔

دہلی میں لجنہ اماء اللہ غالباً ۱۹۲۸ء یا ۱۹۲۹ء میں قائم ہوئی۔ سب سے پہلی سکرٹری مال مرحومہ بنائی گئیں اللہ تعالیٰ نے تقریر کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا کسی تحریک سے متعلق تقریر کروانی ہوتی تو باقی عہدیداران آپ کو کھڑا کر دیتیں۔ آپ اتنی موثر تقریر کرتیں کہ تحریک کامیابی ہو جاتی۔ زبان کی روانی کے ساتھ ساتھ بلند آواز بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب دہلی تشریف لاتیں تو لجنہ کے اجلاس کی صدارت فرماتیں مرحومہ کی تقریر سنتیں تو بہت پسند کرتیں سر پر ہاتھ پھیر کر شاباش دیتیں اور از راہ شفقت اور قدر دانی "محفل کی رونق میری بہو" کے الفاظ سے امی جان کو پکارتیں کیونکہ میرے والد صاحب مرحوم حضرت اماں جان رضی کے رشتے کے بھانجے تھے والد صاحب مرحوم حضرت اماں جان رضی کی خالہ زاد بہن کے بیٹے تھے اسی لئے والد صاحب اور والدہ صاحبہ دونوں کے ساتھ حضرت اماں جان رضی بہت شفقت محبت کا سلوک فرماتیں والدہ صاحبہ سے اکثر خاندان کے دوسرے افراد کا حال دریافت فرماتیں۔ کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ اور پھر خود ان کی باتیں بتاتیں۔ والد مرحوم کے اوائل زندگی کے حالات بتاتیں کہ شفیع احمد گھر بار اور خاندان چھوڑ کر چھوٹی سی عمر میں قادیان آگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اول رضی کی مقدس صحبت حاصل کی۔ اس نے احمدیت کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑ دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا نوازا کہ اپنے سارے خاندان میں اس نے سب سے زیادہ ترقی کی۔

مرحومہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل تھا۔ بڑی سے بڑی مشکل کے وقت یاس و ناامیدی کو پاس نہ پھٹکنے دیتیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ جب تمہارے ابا کا انتقال ہوا تم ساتوں بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ میں نے دل میں سوچا۔ ان بچوں کو کون پالے گا۔ اب کیا ہوگا۔ اتنے میں میرے دل میں بردست آواز اٹھی اور کانوں میں گونجی کہ تیرا میاں مرا ہے خدا تو نہیں مرا۔ تیرا خدا زندہ خدا ہے" فرماتی تھیں یہ الفاظ سننے کی دیر تھی۔ کہ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے مجھے گرنے سے پکڑ لیا۔ مجھے اطمینان اور سکون حاصل ہو گیا۔ میں روتے روتے چپ ہو گئی۔ جب کبھی پریشان ہوتی میرے کانوں میں یہی الفاظ گونجتے کہ تیرا خدا زندہ ہے اور اس زندہ خدا پر توکل کرنے کے نتیجے میں اُن ننھے ننھے یتیم بچوں کی بہترین پرورش کی اور تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد عقیدت تھی۔ درود کثرت سے پڑھتی تھیں۔ ایک مرتبہ دیکھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے مکان کے صحن میں چارپائی پر شاندار پوشاک پہنے لیٹے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی قصیدہ کے اشعار۔ سعدی کے اشعار زبانی یاد تھے اکثر بلند آواز سے پڑھتی رہتیں۔ سیرۃ النبیؐ کے جلسے خاص اہتمام سے کرتیں اور ہر پہلو پر تقریر کرتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء سے بھی بے حد عقیدت تھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دہلی تشریف لاتے تو لجنہ کی عہدیداران کی معیت میں اسٹیشن پر استقبال کے لئے پہنچتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بھی جب موقع ملتا ضرور ملتیں اور دعا کے لئے درخواست کرتیں۔ ۸ر جون کو حضور سفر افریقہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے لاہور سے گذرنے والے تھے۔ بیماری اور کمزوری کے باوجود والدہ صاحبہ مرحومہ کا اصرار تھا کہ میں بھی استقبال کے لئے ربوہ پر جاؤں گی۔ بھائی لے کر نہ گئے تو ۷ر جون کو یعنی وفات سے صرف ۳ دن قبل ربوہ گئیں۔

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل معروضات کی روشنی میں اپنی جدوجہد کو تیز تر کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں۔

۱۔ حفظ سترہ آیات کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے ارسال کریں۔ کئی مجالس نے ابھی تک ایک بھی رپورٹ ارسال نہیں کی

۲۔ جن مجالس کے نمائندے امسال مرکزی و نیز تربیتی کلاس میں شریک ہوئے۔ وہ اپنی مجالس میں مرکز کے نمونہ پر تربیتی کلاسز کا انتظام کریں۔ بقیہ مجالس بھی مرکز سے مرکزی کلاس کے کورس کا کتابچہ منگوا کر اس کی مدد سے کلاسز کا انتظام کریں۔

۳۔ تمام مجالس نظارت اصلاح وارشاد کے ماتحت "فضل عمر تعلیم القرآن کلاس" میں اپنے نمائندے بھجوائیں۔ جو یکم اگست ۱۹۷۰ء کو ایک ماہ کے لئے منعقد ہوگی خصوصاً جو مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس میں شامل نہیں ہوئیں اس مبارک موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ جو نمائندے شریک ہوں وہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھی اپنی شرکت کی اطلاع دیں۔

۴۔ اپنے اپنے جماعت کے زیر انتظام مراکز نماز میں خدام کی نماز باجماعت کی حاضری کا انتظام کریں اور ماہانہ رپورٹ میں اس کا ذکر کریں

۵۔ خدام کو روزانہ تلاوت قرآن کرنے کا عادی بنائیں تاوہ اپنے سینوں کو منور کر کے اور اس کی پاک تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر آج کے مادی دور میں قرآن کی ابدی صداقت کا ثبوت پیش کریں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مصباح کے مکمل فائلوں کی ضرورت

لجنہ کی تاریخ لکھنے کے سلسلے میں مجھے مصباح کے ہجرت سے پہلے کے مکمل فائلوں کی ضرورت ہے۔ یعنی ۲۶ء سے ۴۷ء تک کے مکمل مصباح اگر کسی بہن بھائی کے پاس ہوں تو وہ بھجوا دیں جو قیمت وہ مانگیں گے دے دی جائے گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا پوتا محمد اسد اعجاز سخت بیمار ہے۔ اس کے گلے پر زہر باد ہے اب پہلے سے کچھ آرام ہے۔ تمام بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(والدہ محمد افضل لاہور)

۲۔ میاں سراج دین صاحب والی ایم سی اے بلڈنگ لاہور گذشتہ پندرہ یوم سے صاحب فراش ہیں انہیں ہسپتال داخل کروا دیا گیا ہے دوست دعا کریں خدا تعالیٰ صحت عطا فرمادے۔ (خلیل احمد ابن میاں سراجدین صاحب)

قابل فروخت کوٹھی

ایک عمارت موسومہ "الفیض" رقبہ دو کنال واقع محلہ دارالصدر غربی ربوہ جس کے دو طرف ساٹھ ساٹھ فٹ کی سڑک اور ایک طرف پندرہ فٹ کی گلی ہے۔ جس میں ایک کوٹھی اور چھ عدد فلیٹس ہیں۔ ٹیوب ویل اور پائپ لائن کی مکمل فٹنگ موجود ہے اور پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احمدی احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت بالمشافہ بات کر سکتے ہیں۔

قریشی محمد سعید۔ دفتر جامعہ احمدیہ ربوہ

شیخوپورہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل بلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ سے حاصل کریں۔

(منیجر الفضل)

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا حالیہ بابرکت دورہ اور اسکے تقاضے

تحریک جدید کے چندہ سال رواں کی وصولی کی کیفیت الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ ادائیگی کرنے والے جملہ مخلصین کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان بالخصوص سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کو ان وعدوں کی طرف پوری توجہ مرکوز کر دینے کی ضرورت ہے جو تاحال قابل وصول ہیں ۶۱۰،۰۰۰ روپے کے بجٹ کے مقابلہ پر تاحال ۲۲۱،۰۰۰ روپے کی وصولی عمل میں آئی ہے گویا ۳۸۹،۰۰۰ روپے تاحال قابل وصول ہیں۔ سال کا بیشتر حصہ گذر چکا ہے۔ ۳۱ اخاء (اکتوبر) کو سال رواں اختتام پذیر ہو جائے گا۔ بقیہ قابل وصول رقم بڑی منظم جدوجہد کی متقاضی ہے اس لئے عہدیداران جماعت کو ابھی سے کمربستہ ہو جانا چاہیئے۔

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ بابرکت دورہ میں اللہ تعالیٰ نے پے در پے جو ایمان افروز نشانات ظاہر فرمائے ہیں وہ ہمیں پہلے سے بھی زیادہ قربانی پیش کرنے پر مکلف ہیں۔ حضور انور نے بصیرت افروز تقاریر کے علاوہ کئی مشن ہاؤس اور مساجد کا قیام فرمایا کئی تعلیمی اداروں اور ڈسپنسریوں کا اجراء منظور فرمایا۔ گویا حضور جہاں تشریف لے گئے اس مقام اور اس مقام کے رہنے والوں کو دینی اور دنیوی انعامات سے مالا مال فرما دیا۔ ظاہر ہے پاکستانی جماعتیں جو امام وقت کی اولین مخاطب ہیں۔ اس بارانِ رحمت کو دیکھ کر خاموش تماشائی کی حیثیت اختیار نہیں کر سکتیں فاستبقوا الخیرات کے جذبہ کے تحت انہیں اس فیض خلافت کو زیادہ سے زیادہ ممتد کرنے کے لئے پہلے کی نسبت کہیں زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے سو ہر فرد جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ توسیع تبلیغ کے پیش نظر

۱۔ اپنے وعدہ کو کم از کم اپنی حیثیت کے برابر پیش کرے۔ اور

۲۔ اولین موقع پر اس کی سو فیصدی ادائیگی فرما دے۔

۳۔ جماعت کے صاحب حیثیت دوستوں کو وعدہ میں اضافہ کرنے کی اپیل کر کے مرکز کو مطلع فرمائے تا ان کے لئے دعائے خاص کا موقع پیدا کیا جائے۔

احمدی اٹھ کہ وقت خدمت ہے
یاد کرتا ہے تجھکو ربِّ عباد
تجھ پہ ہے فرض نصرتِ اسلام
تجھ پہ واجب ہے دعوت وارشاد

(کلام محمود)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

ہر مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں آجانی چاہیئے۔ رپورٹ مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مرکز سے منگوایا جا سکتا ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ ہر ماہ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر بھجوانے کا اہتمام فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس اطفال الاحمدیہ کے مربیان و منتظمین کیلئے

تاحال بیشتر اضلاع کی اکثر مجالس کی فہرست ہائے تجنید موصول نہیں ہوئیں۔ آپ اپنے ریکارڈ کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ اگر ابھی تک آپ نے فہرست تجنید اطفال نہیں بھیجی تو آج ہی یہ فہرست تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ (منیجر)

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اور انصار اللہ

الفضل کے مطالعہ سے مجالس انصار اللہ کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی حالیہ تحریک "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا علم ہو چکا ہے حضور کی آواز پر شرح صدر سے لبیک کہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ مالی قربانیوں کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کو ایک ممتاز اور نمایاں مقام عطا فرمایا گیا ہے۔ بشاشتِ قلب اور مسلسل اپنے خداداد مال کو خدا کے حضور پیش کرتے چلے جانا آج مخلصین جماعت کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے۔ مال دینا خاص طور پر اس مادی دور میں جتنا مشکل ہے اتنا ہی خدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ مال خدا تعالےٰ کی ہی عطا ہے۔ اس مال میں سے ایک حصہ اسی کو واپس لوٹانے میں قبض نہیں ہونی چاہیئے بلکہ خوشی اور راحت محسوس کرتے ہوئے اسی کی داد و دہش میں سے کچھ حصہ کو اس کے حضور پیش کرنا چاہیئے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب اس کی قائم کردہ جماعت کے افراد قربانیوں کے ایک خاص معیار پر پہنچ جاتے ہیں تو انعامات کی بارش کا نزول بھی اسی نسبت سے ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ہمیں اپنے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی نعماء کا وارث بننے کے لئے اپنے نفس کی خواہشات کو دبانا پڑے گا اور اس کی راہ میں قیمتی سے قیمتی شے پیش کرنا ہوگی تب گوہرِ مقصود حاصل ہوگا اور ترقیات کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ روحانیت کے افق سے طلوع ہوگا۔

ہمارے انصار بھائی اپنی عمر کے جس دور میں سے گزر رہے ہیں وہ اور بھی ذمہ داریوں کا دور ہے۔ وہ صرف اپنے ہی ذمہ دار نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے ان کو جن کا داعی مقرر فرمایا ہے ان کی روحانی ترقی و بہبود کے لئے کوشش کرنا بھی انصار اللہ کا فرض ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ اپنے جملہ انصار بھائیوں اور عہدیداران کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدائی آواز پر شرح صدر سے جلد لبیک کہیں اور مسابقت الی الخیر کا بہترین نمونہ قائم کریں۔

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی جملہ تفصیلات الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان تفصیلات کو مدنظر رکھتے ہوئے انفرادی اور اجتماعی طور پر اس فنڈ میں حصہ لیا جائے۔ اور اس ضمن میں اپنی مساعی کا ذکر ماہانہ رپورٹوں میں ضرور کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو۔

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بخل

فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنیّ وانتم الفقراء۔

(سورہ محمدؐ)

ترجمہ:۔ تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے (یعنی اپنی جان کو ہی ثواب سے محروم رکھتا ہے) ورنہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئے روسی منصوبہ پر گفت و شنید

نیویارک ۳ر جولائی۔ روس نے مشرق وسطیٰ کا تنازعہ طے کرانے کے لئے چار بڑی طاقتوں کی کانفرنس میں نیا فارمولا پیش کر دیا ہے فارمولا میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ اسرائیل کو بیت المقدس اور دوسرے مقبوضہ علاقوں سے اپنی فوجیں مرحلہ وار واپس بلا لینی چاہئیں۔ فارمولا پر کل نیویارک میں روس امریکہ فرانس اور برطانیہ کے سفیروں کی کانفرنس میں غور کیا گیا تاہم باخبر ذرائع کے مطابق صدر ناصر کے دورہ روس کے اختتام تک عرب اسرائیل تنازعہ طے کرانے کی اس نئی کوشش کی کامیابی کے بارے میں کوئی پیش خبری نہیں کی جا سکتی۔ صدر ناصر ان دنوں ماسکو میں روسی رہنماؤں سے بات چیت کر رہے ہیں۔

روس نے اپنے نئے فارمولا میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اسرائیلی فوجیں مقبوضہ عرب علاقے کو مرحلہ وار خالی کر دیں۔ فوجوں کے انخلاء کے پہلے مرحلہ کی تکمیل پر فریقین کے درمیان حالت امن کا اعلان کر دیا جائے فارمولا میں فلسطینی مہاجرین کی بحالی کے بارے میں بھی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے عرب اسرائیل جھگڑے کو ختم کرانے کے لئے امریکہ بھی ایک منصوبہ پیش کر چکا ہے۔ روس نے سرکاری طور پر امریکی منصوبے کے بارے میں حکومت امریکہ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا روسی فارمولا امریکہ کے اس منصوبے کے جواب میں پیش کیا گیا ہے۔ ایجنسی فرانس پریس کے مطابق روس کے نئے فارمولے میں عربوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اسرائیل کی سیاسی اور علاقائی خود مختاری کو تسلیم کر لیں۔

صدر ناصر نے روس کے دورے کی مدت بڑھا دی

قاہرہ ۳ر جولائی۔ صدر ناصر نے روس کے دورہ کی مدت اگلے ہفتہ تک بڑھا دی ہے۔ روزنامہ الاہرام کے مطابق صدر ناصر روسی رہنماؤں سے مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے متعلق اہم مذاکرات کر رہے ہیں۔

صدر عنقریب ڈھاکہ جائیں گے

راولپنڈی ۳ر جولائی۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق عام انتخابات کے دو دن صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خاں مشرقی پاکستان میں قیام کریں گے تاکہ عام انتخابات کے انتظامات کا خود جائزہ لے سکیں۔ توقع ہے کہ صدر ۵ر اکتوبر سے چند روز پہلے ڈھاکہ چلے جائیں گے اور انتخابات کے خاتمہ پر واپس اسلام آباد آ جائیں گے۔

ان ذرائع کے مطابق صدر مملکت اگلے ہفتے مشرقی پاکستان جا رہے ہیں جہاں وہ صوبائی گورنر وائس ایڈمرل ایس ایم احسن سے صوبے کی سیاسی اور انتظامی صورت حال پر تبادلہ خیال کریں گے۔ صدر اس موقع پر مشرقی پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے انعقاد کے سلسلہ میں ہونے والے انتظامات کا جائزہ لیں گے۔ وہ صوبے کے سیاسی رہنماؤں سے بھی ملاقات کریں گے۔ صدر مشرقی پاکستان میں چند روز قیام کرنے کے بعد واپس اسلام آباد آ جائیں گے اور اس کے بعد عام انتخابات کے موقع پر پھر مشرقی پاکستان جائیں گے۔

پاک بھارت مذاکرات

اسلام آباد۔ ۳ر جولائی۔ دریائے گنگا کے پانی کے تنازعے کے بارے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان سیکرٹریوں سطح پر مذاکرات کا پانچواں مرحلہ ۱۷ر جولائی سے نئی دہلی میں شروع ہوگا۔ اس بات کا اعلان کل اسلام آباد وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کیا۔ گزشتہ مارچ میں سیکرٹریوں کی سطح پر اسلام آباد میں جو مذاکرات ہوئے تھے۔ ان میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ اجلاس چار ماہ بعد بھارت میں ہوگا۔

ترجمان نے کہا۔ کہ بھارت نے حکومت پاکستان کو مطلع کیا تھا کہ وہ دریائے گنگا کے پانی کی تقسیم کے بارے میں بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے لئے جولائی کے تیسرے ہفتے میں سیکرٹریوں کا اجلاس منعقد کرنے پر تیار ہے اس پر پاکستان نے یہ اجلاس ۱۷ر جولائی سے شروع کرنے کی تجویز پیش کی۔ بھارت نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

ایران برطانیہ سے طیارہ شکن میزائل خریدے گا

لندن ۳ر جولائی۔ ایک معاہدہ کے مطابق برطانیہ کے بعض بنک مل کر ایران کو ۱۲ کروڑ پونڈ کا قرضہ دیں گے۔ اس قرضہ سے ایران برطانیہ سے طیارہ شکن میزائل خریدے گا۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے

اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور بڑی فراخی والا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سابقہ رکوع میں احیاء قومی کی تین مثالیں دی گئی ہیں اب اس رکوع میں اللہ تعالیٰ ایک چوتھی تمثیل بیان فرماتا ہے اور بتاتا ہے کہ اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا جس کی طرف واللہ یضٰعف لمن یشآء میں اشارہ ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بیشک بڑی قربانیاں کی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے رسول کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ خرچ کیا اس سے لاکھوں گنا زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پا لیا۔ اسیطرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ہی دیکھ لو جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا اس کے علاوہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خیرات کرتے رہے۔ اسی طرح صحابہؓ نے اپنے وطن کو چھوڑا تو ان کو بہتر وطن ملے۔ بہن بھائی چھوڑے تو ان کو بہتر بہن بھائی ملے۔ اپنے ماں باپ کو چھوڑا تو ماں باپ سے بہتر محبت کرنے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہا۔

واللہ واسعٌ علیمٌ کہہ کر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو مگر وہ تو بڑی وسعت والا اور بڑی فراخی والا ہے اور پھر وہ علیم بھی ہے جانتا ہے کہ وہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص کروڑوں گنا انعام کا بھی مستحق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے یہ انعام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات سو دانے بنا کر واپس دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اسکے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو انجیل میں صرف اتنا فرمایا تھا کہ "اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں"۔ (متی باب ۶ آیت ۲۰) لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے خزانہ میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلہ میں سات سو انعام ملیں گے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ پھر حضرت مسیح کہتے ہیں وہاں غذا کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا ہو کر واپس ملتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کے کرنے کا انہیں موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۶۰۴، ۶۰۵)۔

ایک اصلاحی اعلان

سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کراچی کی رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مندرجہ الفضل ۳۰۔ احسان ۱۳۴۹ ہش سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نظم "بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام" پڑھی اور حاضرین "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" درود کو اونچی آواز سے دہراتے رہے۔

میں جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح نظم پڑھی جانے کے ساتھ ساتھ اونچی آواز میں درود شریف پڑھنے کی رسم درست نہیں ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طریق سے منع فرمایا تھا۔ دوستوں کو درود شریف دل میں پڑھنا چاہیئے اور جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دوران کثرت سے درود پڑھنا چاہیئے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالبعلم کی نمایاں کامیابی

پچھلے سال اکتوبر کے مہینے میں ڈائریکٹریٹ جنرل پاکستان پوسٹ آفس کی طرف سے INTERNATIONAL WEEK OF WRITTEN LETTERS منانے کے سلسلے میں کل پاکستان انعامی مقابلہ مضمون نویسی سہ زبانوں میں منعقد ہوا تھا۔ یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ ہمارے کالج کے ایک طالب علم عزیز منور احمد انیس صاحب کے انگریزی مضمون کو مذکورہ مقابلہ میں اوّل قرار دیا گیا ہے اور مبلغ ۳۰۰/- روپے کی رقم ڈائریکٹریٹ جنرل کی طرف سے بطور انعام منظور ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ مقابلے کا موضوع تھا "انسانی ترقی میں ڈاک خانے کا کردار"۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہمارے عزیز طالب علم اور کالج کے لئے مبارک فرماوے اور یہ مزید ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو آمین۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

قابلِ فروخت مکان

عنوان مندرجہ بالا کے تحت اخبار الفضل میں دو دفعہ اعلان شائع کروایا جا چکا ہے اب پھر شائع کروایا جا رہا ہے اسکے تفصیل کوائف درج ذیل ہیں:۔

مکان مذکور بریب سڑک تیس فٹ مشتمل بر دو بڑے کمرہ جات اور ایک اسٹور۔ باورچی خانہ برقبہ دس مرلہ نہایت موزوں جگہ پر عقب مکان مولانا ابو العطاء صاحب و بالمقابل مکان مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب نزد رحمت بازار (غلہ منڈی) واقع ہے۔ (۱) نلکہ جس کا پانی میٹھا ہے اور بجلی موجود ہے۔ (۲) زرِ ثمن نقد یکمشت ادا کرنا ہوگا اور مشتری کو مکان کا موقع پر ہی فوراً قبضہ دے دیا جائے گا۔ (۳) فیس تیاری کاغذات وغیرہ بذمہ خریدار ہوگی۔ (۴) بارہ ہزار سے کم پیشکش کرنے والے کی درخواست زیر غور نہیں آسکے گی اور مکان مذکورہ سب سے زیادہ قیمت کی پیشکش کرنے والے دوست کے پاس فروخت ہوگا۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کو پھر دوبارہ ٹائیفائڈ بخار کا حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔ نیز میرے ماموں زاد بھائی ضیاء الدین صاحب بھی عرصے سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے بھی احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

ادریس احمد اختر
دار الرحمت غربی۔ رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴